درسِ نظامی کرنے والے طلباء و طالبات کیلئے مفید تراکیب

# حل تراکیبِ مشکلہ

تحریر

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

حاجی نذیر احمد مہروی صاحب

(بانی و مہتمم دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان)

ناشر

مکتبہ غوثیہ مہریہ

دار العلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان

# جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں



**درس نظامی کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے مفید لنکس**

فیس بک پیج
Ghousia Mehria Multan

تنظیم المدارس اپڈیٹس
Ghousia Mehria Multan

درس نظامی کتب وشروحات ویب سائٹ
Ghousia Mehria.Com

وٹس ایپ
حافظ محمد حسنین اسدی  03015879123

# حل تراکیب مشکلہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا تَقْنَطُنْ وَکُنْ بِاللّٰهِ مُحْتَسِباً　　فَبَيْنَمَا اَنْتَ ذَايَاسٍ اَتَى الْفَرَجَا

اس شعر میں دوجگہ اشکال ہے۔ (۱) لفظ ذَا کے نصب میں کیونکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اَنْـتَ کی خبر کی بنا پر مرفوع ہے۔ (۲) اَلْفَرَجَا کے نصب میں حالانکہ یہ فعل اَتٰی، کا فاعل ہے۔

**حل** - (۱) ذَا کا نصب کَـانَ مقدر کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح ہے فَبَيْـنَـمَا كُـنْـتَ ذَايَاسٍ، فعل ناقص کو حذف کر کے ضمیر متصل کو منفصل سے بدلا تو فَبَيْـنَـمَا اَنْتَ ذَايَاسٍ، ہوا۔ (۲) اَلْـفَـرَجَـا، مُـحْـتَسِبـاً، کا مفعول ہے اس لئے یہ منصوب ہے اور اَتٰی کا فاعل ضمیر مستتر ہے جس کا مرجع اَلْـفَـرَجَا ہے۔ **ترجمہ**- مایوس نہ ہو اور اللہ سے کشادگی کی امید رکھ پس اسی اثناء میں کہ تو مایوس تھا تیرے پاس کشادگی آ گئی۔



سَاَتْرُكُ مُهْرَتَىْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ　　وَاَرْكَبُ فِي الْحَوَادِثِ مُهْرَتَان

اس شعر میں دوجگہ اشکال ہے۔ (۱) رَجُلٌ کے رفع میں کیونکہ بظاہر یہ مضاف الیہ ہے۔ (۲) مُهْرَتَانِ کے رفع میں کیونکہ بظاہر یہ اَرْكَبُ (فعل) کا مفعول ہے۔

**حل**-(۱) رَجُـلٌ، مُهْـرَتَيْـن کا مضاف الیہ ہے اور مجرور بکسرہ تقدیری ہے اس لئے کہ رَجُلٌ میں اعراب حکائی ہے جس نے کسرہ کو ظاہر ہونے سے روک دیا ہے۔ (۲) مُهْرَتَان صیغہ تثنیہ نہیں بلکہ مُهْرٌ، بمعنی گھوڑا اور تَان بمعنی تاجر سے مرکب ہے اور تَـان، مُهْر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اور یہ مرکب مفعول بہ ہے۔ **ترجمہ**- میں مرد درویش کے دونوں گھوڑے چھوڑ دوں گا اور تاجر کے گھوڑے پر سوار ہو جاؤں گا۔

☆☆☆☆☆

قُلْ قَالَ زَیْدٍ رُبَّ عَمْرٌو قَائِمًا وَاَنَّ بَکْرٌ یَوْمَ عِیْدٍ صَائِمًا

اس شعر میں تین جگہ اشکال ہے۔ (۱) زید کے جر میں۔(۲) عمرو کے رفع میں۔ (۳) بکر کے رفع میں۔

**حل**-(۱) قَالَ، فعل ماضی نہیں بلکہ مصدر ہے بمعنٰی کلام کرنا اور زَیْد، اس کا مضاف الیہ ہے۔ (۲) رُبَّ، حرف جر نہیں بلکہ فعل ماضی مجہول ہے اور عَمْرٌو، اس کا نائب فاعل ہے۔ (۳) اَنَّ، حرف نہیں بلکہ صیغہ فعل ماضی ہے از اَنِیْن، بمعنٰی کراہنا اور بَکْر، اس کا فاعل ہے۔ علامہ محمد امیر مالکی نے مذکورہ شعر کا حل اس طرح فرمایا ہے۔

اَلْقَالُ مَصْدَرٌ مِنَ الْمَقَال وَرُبَّ مَجْھُوْلٌ مِّنَ الْاَفْعَال

وَاَنَّ مِنْ اَنِیْنٍ یَا صَاح فَافْھَمْ ھُدِیْتَ سَبِیْلَ النَّجَاح

**فائدہ**: عربی زبان میں لفظ قَال، اسم اور فعل دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔ اول کی مثال نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَالِ وَالْقِیْل اور شاعر کا قول

لِقَاءُ النَّاسِ لَیْسَ یُفِیْدُ شَیْئًا سِوَی الْھِذْیَانِ مِنْ قِیْلٍ وَقَال

دوم کی مثال مَنْ قَالَ قَالَ اللّٰہُ فَقَدْ کَفَرَ، اس مقولہ میں پہلا قَالَ، فعل ماضی ہے قَوْل بمعنٰی گفتن سے اور دوسرا فعل ماضی ہے قَیْلُوْلَۃٌ سے جس کا معنٰی ہے دوپہر کے وقت سونا چنانچہ اس کا معنٰی ہے "جس شخص نے یہ کہا کہ اللہ تعالٰی دوپہر کے وقت سویا پس تحقیق وہ کافر ہو گیا" اور درج ذیل مقولہ کا قَالَ بھی اسی دوسرے معنٰی میں ہے قَالَ زَیْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَانْتَقَضَ وُضُوْءُہٗ (زید درخت کے نیچے سویا تو اُس کا وضو ٹوٹ گیا)

**فائدہ**: لفظ اَنَّ، عربی زبان میں حرف اور فعل دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔ حرف کی مثال جیسے قرآن پاک میں ہے اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم اور فعل کی مثال اَنَّ زَیْدٌ کَرِیْمٍ، اس مثال میں اَنَّ فعل، زَیْدٌ فاعل اور رِیْم، بمعنٰی سفید ہرن کا بچہ، مجرور ہے یعنی زید سفید ہرن کے بچے کی مثل رویا۔



لَقَدْ طَافَ عَبْدَ اللّٰہِ بِالْبَیْتِ ... عُبَیْدُ اللّٰہِ ثُمَّ اَبَا بَکْرٌ

اس شعر میں تین جگہ اشکال ہے (۱) عَبۡدَ اللّٰهِ کے نصب میں (۲) عُبَیۡدُ اللّٰهِ کے رفع میں۔
(۳) بَکۡرٌ کے رفع میں۔

**حل** -(۱) عَبۡدَ اللّٰهِ مرکب اضافی ہے جس کا مضاف صیغہ تثنیہ (عَبۡدَان) ہے، نون تثنیہ بوجہ اضافت اور الف اشکال پیدا کرنے کے لئے گر گیا تو عَبۡدَ اللّٰهِ ہوا یہ طَافَ کا فاعل ہے۔ (۲) عُبَیۡدُ اللّٰه کا رفع اس بناء پر ہے کہ اس سے پہلے فعل سَلۡعَنَ ہے (هُوَ نَوۡعٌ مِنَ الۡمَشۡیِ) اشکال پیدا کرنے کے لئے اس کو ایک ساتھ نہیں لکھا اور عَبَیۡدُ اللّٰه فعل کا فاعل ہے۔ (۳) بَکۡرٌ کا رفع اس بناء پر ہے کہ یہ فعل اَبٰی، کا فاعل ہے جس کو الف کے ساتھ (اَبَا) اشکال پیدا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ **ترجمہ**-اللہ تعالیٰ کے دو بندوں نے سات بار طواف بیت اللہ کیا عبید اللہ تو چلا اور بکر چلنے سے رک گیا۔



شَوٰی جَعۡفَرٍ بِالۡوَعۡدِ خَمۡسَةُ اَکۡبُشٍ لِیَطۡعَمَ مِنۡهَا جَائِعٌ وَهُوَ کَارِهُهٗ

اس شعر میں موضع اشکال جَعۡفَر، کا جر ہے جبکہ مقام کا تقاضا یہ ہے کہ جَعۡفَر، بنا بر فاعلیت مرفوع ہو۔

**حل**- شَوٰی، فعل نہیں بلکہ اسم مضاف ہے اور جَعۡفَرٍ اس کا مضاف الیہ ہے۔ شَوٰی، کا معنٰی ہے "سر کا چمڑا" جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی۔ **ترجمہ**-وعدہ کے مطابق جعفر کے سر کے چمڑے کی قیمت پانچ مینڈھے ہیں تا کہ ان میں سے جَائِع، نامی شخص کھائے حال یہ ہے کہ جعفر کو یہ ناپسند ہے۔



مِنۡ سَعِیۡدَ ابۡنَ دَعۡلَجٍ یَاابۡنَ هِنۡدٍ تَنۡجُ مِنۡ کَیۡدِهٖ وَمِنۡ مَسۡعُوۡدَا

اس شعر میں موضع اشکال سعید اور مسعود کا نصب ہے۔

**حل**-لفظ مِنۡ، حرف جر نہیں ہے بلکہ مَانَ یَمِیۡنُ مَیۡناً بمعنٰی جھوٹ بولنا، سے صیغہ امر ہے اور سعید و مسعود اس کا مفعول ہے اور تَنۡجُ کا واؤ جوابِ امر ہونے کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔ **ترجمہ**-اے ابن ہند تو سعید بن دعلج اور مسعود سے جھوٹ بول پس تو ان کے مکر سے نجات پائے گا۔



وَفِیۡ کُتُبِ الۡحَجَّاجِ اَمۡثَالُ عَشۡرٍ یَعُدُّهَا مِنَّا سَعِیۡدًا وَّ عَامِرًا

اس شعر میں سعید اور عامر کا نصب محل اشکال ہے بظاہر یہ دونوں یَعْلَمُ کے فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

**حل** - یَعْلَمُ، کا فاعل ضمیر مستتر ہے جس کا مرجع حجاج ہے اور سعید و عامر فعل مِنَّا (صیغہ متکلم مع الغیر از مَانَ یَمِیْنُ) کے مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہیں۔ **ترجمہ** - اور حجاج کی کتابوں میں جماعت کی مثالیں ہیں جن کو وہ جانتا ہے ہم نے سعید اور عامر سے جھوٹ بولا۔

☆☆☆☆☆

وَاَنْتُمْ مَعْشَرٍ لِئَامٌ نُلْقِیْ لَدَیْکُمْ اَذًی وَّبُؤْسِ

اس شعر میں محل اشکال مَعْشَرٍ کا جر ہے کیونکہ مقام اس کا مقتضی ہے کہ یہ بنا بر خبریت مرفوع ہو۔

**حل** - لفظ مَعْشَرٍ، مفرد نہیں بلکہ مرکب اضافی ہے اَیْ مَعَ شَرٍّ، اشکال پیدا کرنے کے لئے لفظ مَعَ، کو لفظ شَرِّ کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے اور استقامت وزن کے لئے لفظ شَرّ، میں تخفیف کر دی گئی ہے اور بُؤْسِ، شَرِّ پر معطوف ہے اس لئے مجرور ہے تقدیر بیت اس طرح ہے وَاَنْتُمْ مَعَ شَرٍّ وَّ بُؤْسٍ نُلْقِیْ لَدَیْکُمْ اَذًی۔

**ترجمہ** - فقر اور شر کے ہوتے ہوئے ہم تمہارے پاس گندگی ڈالتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سَتَعْلَمُ اَنَّهٗ یَاتِیْکَ بَکْرٍ وَاَنَّ اَخُوْكَ فِیْهِ مِنَ اللُّغُوْبِ

اس شعر میں دو جگہ اشکال ہے۔ (۱) بَکْرٍ کے جر میں کیونکہ یہ فاعل ہے۔ (۲) اَخُوْكَ میں کہ یہ اَنَّ کا اسم ہے لہٰذا اَنَّ اَخَاكَ ہونا چاہئے۔

**حل** - (۱) یَاتِیْ کا فاعل ضمیر مستتر ہے اور بَکْرٍ، حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے اَیْ کَبَکْرٍ، اشکال پیدا کرنے کے لئے کاف کو فعل کے ساتھ لکھ دیا گیا۔ (۲) اَنَّ، حرف نہیں ہے بلکہ اَنِیْنٌ سے فعل ماضی ہے اور اَخُوْكَ اس کا فاعل ہے اور لُغُوْبٌ بمعنٰی تعب ہے۔ جیسے ارشاد باری مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ میں۔ **ترجمہ** - تو جان لیگا کہ وہ تیرے پاس بکر کی طرح آئے گا اور تیرا بھائی اُس میں تھکاوٹ کی وجہ سے رویا۔

☆☆☆☆☆

لَقَدْ قَالَ عَبْدَ اللّٰهِ قَوْلاً عَرَفْتُهٗ [illegible] دَاوُدَ فِیْ مَرْتَعٍ خَصُبِ

اس بیت میں دو جگہ اشکال ہے (۱) عَبۡدَ اللّٰہ کے فتح میں جو بظاہر رفع ہونا چاہیے۔ (۲) اَبِیۡ دَاوُدَ کی حالت جری میں، جو حالت رفع مناسب تھی یعنی اَبُوۡ۔

**حل** -(۱) عَبۡدَ اللّٰہ مرفوع ہے اس لئے کہ یہ صیغہ تثنیہ (عَبۡدَان) اسم جلالت کی طرف مضاف ہے جس کا نون اور الف ساقط ہو گیا ہے۔ (۲) اَتَانَا بھی اَتَانٌ، کا تثنیہ ہے جس کا نون بوجہ اضافت ساقط ہو گیا ہے اور اَبِیۡ دَاوُد اس کا مضاف الیہ ہے۔ **ترجمہ** -البتہ عبداللہ نے ایک بات کہی جسکو میں جانتا ہوں ابوداؤد کی دونوں گدھیاں سرسبز چراگاہ میں ہیں۔



رَاَیۡتُ عَبۡدَ اللّٰهِ یَضۡرِبُ خَالِدٌ وَاَبَا عُمَیۡرَةُ بِالۡمَدِیۡنَةِ یُضۡرَبُ

اس بیت میں دو جگہ اشکال ہے۔

(۱) خَالِد کے رفع میں جبکہ ظاہر کلام اس کے نصب کا مقتضی ہے کیونکہ یہ یَضۡرِبُ، کا مفعول ہے۔ (۲) عُمَیۡرَةُ کے رفع میں جبکہ ظاہر کلام اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو۔

**حل** -(۱) خَالِدٌ، یَضۡرِبُ کا فاعل ہے اور یَضۡرِبُ کا مفعول ضمیر پوشیدہ ہے تقدیر عبارت اس طرح ہے یَضۡرِبُهٗ خَالِدٌ۔ (۲) عُمَیۡرَةُ فعل (اَبَا) کا فاعل ہے اور اشکال پیدا کرنے کے لئے فعل (اَبٰی) کو الف کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

**ترجمہ** -میں نے عبداللہ کو خالد سے مار کھاتے دیکھا جبکہ عمیرہ نے مدینہ میں اس کی پٹائی سے انکار کیا۔



فِرۡعَوۡنَ مَالِیۡ وَهَامَانُ الۡاُوۡلٰی ☆ زَعَمُوۡا اَنِّیۡ قَدۡ بَخِلۡتُ بِمَایُعۡطِیۡهِ قَارُوۡنَا

اس بیت میں تین جگہ اشکال ہے۔ (۱) فِرۡعَوۡن کے نصب میں۔ (۲) هَامَان کے رفع میں۔ (۳) قَارُوۡن کے نصب میں، بظاہر یہ یُعۡطِیۡ فعل کا فاعل ہے۔

**حل** -(۱) فِرۡعَوۡن مرکب ہے فِرۡ صیغہ امر از وَفَرَ یَفِرُ، سے اور عَوۡن بمعنی اعوان اس کا مفعول ہے اور فاعل انت مستتر ہے۔ (۲) وَهَامَان بھی مرکب ہے وَهَا، صیغہ ماضی ہے اور مَان بمعنی اَسۡفَلِ بَطۡن سے اور یہ فعل وَهَا کا فاعل ہے۔ (۳) قَارُوۡنَا یُعۡطِی کا مفعول ثانی ہے اور فاعل ضمیر مستتر ہے جس کا

مرجع اللہ ہے کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ حقیقی معطی اللہ ہے۔ **ترجمہ** [illegible] میرے مال کا معاون بڑھا دو! ان لوگوں کا پیٹ ضعیف ہو گیا ہے جو گمان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا بخل کیا جو اللہ تعالیٰ نے قارون کو دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

ابلـكُوُذُ تَشرَبُ قَهوَةَ بابليةَ　　　　لَهَافِيُ عِظَامِ الشَّارِبِيُنَ دبيب

اس بیت میں دو جگہ اشکال ہے۔ (۱) ابـــلـــكـــوذُ کے رفع میں کیونکہ اس کو باء جارہ کی وجہ سے مجرور ہونا چاہئے۔ (۲) تَشرَبُ کے جزم میں کیونکہ بظاہر یہاں کوئی جازم موجود نہیں ہے۔

**حل** - (۱) اَبِـلَّ صیغہ امر ہے از اَبَـلَّ بمعنیٰ تندرست ہوا اور کُـوُزُ منادی علم ہے جس سے پہلے حرف ندا محذوف ہے اَیُ یَا کُوُزُ۔ (۲) تَشرَبُ جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

**ترجمہ**- ای کوز تو افاقہ میں آ! تو بابلی قہوہ پیئے گا۔ جس کے لئے پینے والوں کے دلوں میں سرایت کر جانا ہے۔

☆☆☆☆☆

بخاری شریف میں ہے "لَوُكَانَ ذَاكَ وَاَنَاحَیٌّ فَاَسُتَغُفِرَلَکَ

محل اشکال اَسُتَغُفِرَ لَکَ کا نصب ہے کیونکہ ناصب کوئی نہیں۔

**حل** - اس ارشاد میں کلمہ لَـوُ، تمنی کیلئے ہے اور تمنی کے جواب میں فاء واقع ہو تو اس کے بعد اَنُ مقدر ہوتا ہے پس فَـاَسُتَـغُـفِـرَ، اَنُ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے جیسے ارشاد باری "فَلَـوُاَنَّ لَـنَـا كَـرَّةً فَـنَـكُـوُنَ مِـنَ الُمُؤُمِنِيُن "میں کلمہ لَوُ تمنی کیلئے ہے اور فاء کے بعد اَنُ مقدر ہے جسکی وجہ سے فعل (نَكُوُنَ) منصوب ہے۔

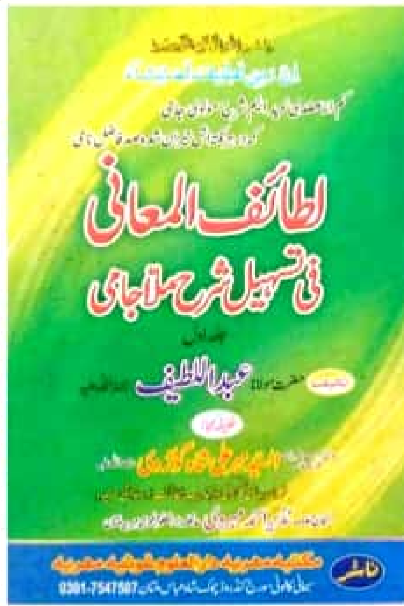
**سوال** : حدیث میں مذکور لفظ لَـوُ، شرطیہ کیوں نہیں بناتے۔

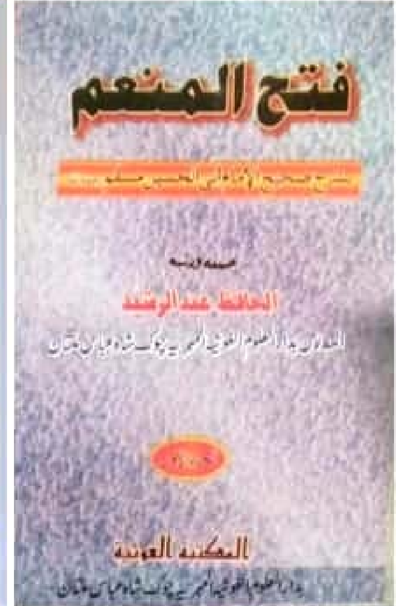
**جواب**: اس لئے کہ (۱) لَـوُ، شرطیہ کا جواب فعل مضارع نہیں ہوتا اور یہاں جواب فعل مضارع ہے۔ (۲) شرط کا جواب اگر فعل مضارع ہو تو بالاتفاق اُس پر فاء نہیں آتی اور یہاں فاء موجود ہے۔ اور (۳) اس حدیث میں مستقبل کی خبر دی گئی ہے جبکہ لَـوُ ماضی کے لئے آتا ہے جیسے لَـوُزُرُتَـنِـیُ اَكُـرَمُتُکَ، اگر تو میری زیارت کرتا تو میں تیرا اکرام کرتا۔

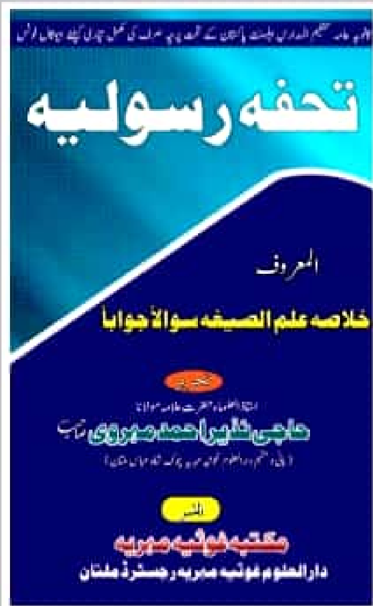
☆☆☆☆☆

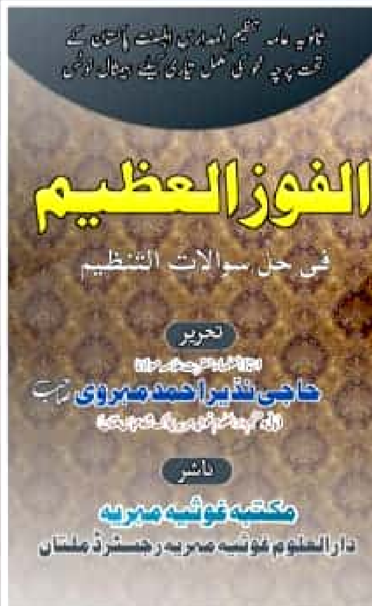
# مصنف کی دیگر تصنیفات

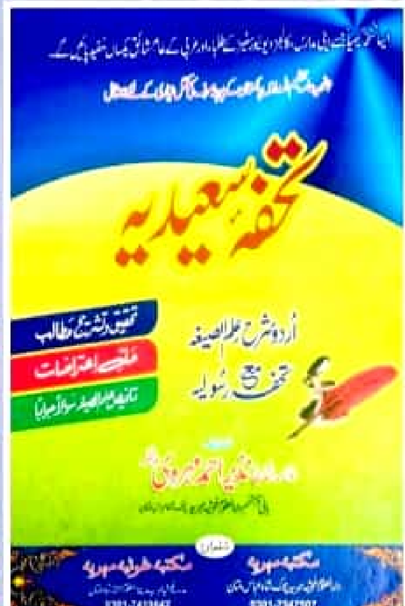












## مکتبہ غوثیہ مہریہ

## دار العلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان